کربلا میرے آقا سِدھارے

سیّد الانبیا کے پِیارے
سیّد الاوصیا کے دُلارے ۱
چَشمِ زَہرا کے پُر نور تارے
ہے مُصیبت زَدہ کے سَہارے
کربلا میرے آقا سِدھارے

مثلِ شبیر کوئی کہاں ہے
جس کے احساں کا دریا رواں ہے
جہاں دیکھوں یہ آقا وہاں ہے ۲
ہر کوئی یا حسینا پُکارے
کربلا میرے آقا سِدھارے

کیا کروں ذِکر میں اُس سفر کا
کیا کروں میں بیاں اُس خبر کا
کیا کہوں حال میرے جِگر کا ۳
ہیں رواں آنکھ سے خوں کے دھارے
کربلا میرے آقا سِدھارے